کیا صدقے کی رقم گھر میں رکھنے سے نحوست ہوتی ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Lar-12627 تاریخ:12-02-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ گھروں میں نفلی صدقہ بکس رکھے ہوتے ہیں، جن میں روزانہ کی بنیاد پر کچھ نہ کچھ نفلی صدقہ ڈالا جاتا ہے، اور تقریباً ایک ماہ بعد ان پیسوں کو جمع کروادیا جاتا ہے۔ ان پیسوں کے گھر میں رہنے کی وجہ سے نحوست ہوتی ہے یا نہیں ہوتی؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

صدقے کی نیت سے رقم الگ کر کے صدقہ بکس میں ڈالنا یہ ثواب کا کام ہے کہ یہ صدقہ کرنے کی نیت ہے اور نیکی کی نیت وارادہ بھی نیکی اور باعثِ ثواب ہے، البتہ جب تک یہ رقم اس مقام پر نہ پہنچ جائے جس پر صدقہ کی ہے، تو یہ صدقہ شمار نہیں ہوگی، کیونکہ جب تک پیسے مطلوبہ مَصرف خیر تک نہ پہنچ جائیں، اس وقت تک بندے کی ملکیت سے نہیں نکلتے، جیسا کہ فقہائے کرام نے زکوٰۃ کے متعلق بیان کیا ہے کہ زکوٰۃ کی رقم محض اپنے مال سے الگ کر لینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی، جب تک وہ رقم کسی مستحق کو نہ دے دی جائے، کیونکہ جب تک وہ پیسے کسی فقیر کو مالک بنا کر نہ دے دیے جائیں، صرف الگ کر لینے سے وہ بندے کی ملک سے نہیں نکلتے، یہی وجہ ہے کہ اگر وہ پیسے فقیر کو دینے سے پہلے ضائع ہو جائیں تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی اور فقیر کو دینے سے پہلے وہ شخص مر جائے، تو ان پیسوں میں وراثت جاری ہوتی ہے۔

بہر حال صدقہ بکس میں موجود پیسوں کی وجہ سے گھر میں بالکل نحوست نہیں ہوتی، بلکہ وہ تو صدقہ و نیکی کی نیت سے رکھے جاتے ہیں اور صدقہ و نیکی تو رحمت و برکت نازل ہونے کا سبب ہے اور اگر

کوئی اس کو نحوست کا باعث سمجھتا ہے، تو یہ اس کا وہم و جہالت ہے جو کہ باطل ہے اور بد شگونی لینا ہے، جس سے قرآن و حدیث میں منع کیا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو نیک شگون اس لیے پسند تھا کیونکہ بد شگونی اللہ تعالیٰ کے ساتھ برا گمان رکھنا ہے اور نیک شگون اللہ تعالی کے ساتھ حسنِ ظن رکھنا ہے اور مؤمن کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہر حال میں حسنِ ظن رکھنے کا حکم ہے۔

مسلم شریف کی روایت میں ہے: ”من هم بحسنة فلم يعملها كتبت له حسنة“ ترجمہ: جو کسی نیکی کا ارادہ کرے، لیکن کر نہ سکے، تو اس کے لیے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔

(صحیح المسلم، جلد1، صفحہ118، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح میں ہے: ”قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "بادروا" أی: الموت أو المرض أو غیر کم "بالصدقة" ای: بإعطائها للمستحقة"، "فإن البلاء لا يتخطاها" أي: لا يتجاوزها بل يقف دونها أو يرجع عنها“ ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ سے سبقت حاصل کرو یعنی بری موت یا مرض یا اس کے علاوہ سے، صدقہ کے ساتھ یعنی صدقہ کسی مستحق کو دے کر، اس لیے کہ بلا اس سے آگے نہیں بڑھتی یعنی صدقہ سے آگے نہیں بڑھتی، بلکہ کھڑی رہتی ہے یا اس سے لوٹ جاتی ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، جلد4، صفحہ1333، دار الفکر، بیروت)

درمختار میں ہے: ”ولا يخرج عن العهدة بالعزل بل بالأداء للفقراء“ ترجمہ: مال کو صرف الگ کر دینے سے وہ شخص بری الذمہ نہیں ہو گا (یعنی ملکیت سے خارج نہیں ہو گی) بلکہ فقراء کو مالک بنانے کے ساتھ بری الذمہ ہو گا (اور وہ رقم ملکیت سے نکل جائے گی)۔

(درمختار، جلد3، صفحہ225، دار الفکر، بیروت)

مذکورہ بالا عبارت کے تحت علامہ شامی رحمہ اللہ تعالی فرماتے ہیں: ”فلو ضاعت لا تسقط عنه الزكاة ولو مات كانت ميراثا عنه“ ترجمہ: پس اگر وہ مال ضائع ہو گیا، تو زکوٰۃ ساقط نہیں ہو گی اور اگر وہ مر گیا، تو وہ مال اس کی میراث ہو گا۔ **(ردالمختار، جلد3، صفحہ225، دار الفکر، بیروت)**

لطائف المعارف لابن رجب میں ہے: ”وفی حدیث آخر: ”إن لکل یوم نحسا فادفعوا نحس ذلک الیوم بالصدقة“ فالصدقة تمنع وقوع البلاء بعد انعقاد أسبابه و کذلک الدعاء“ ترجمہ: دوسری حدیثِ پاک میں ہے: ”ہر دن کی ایک نحوست ہوتی ہے، لہٰذا اس دن کی نحوست کو صدقہ کے ذریعے دُور کرو“ کہ صدقہ وہ عظیم عمل ہے جو بلا کے اسباب اکٹھے ہو جانے کے بعد بھی بلا کو دُور کر دیتا ہے، یونہی دُعا کی بھی برکت ہے۔ (لطائف المعارف لابن رجب، صفحہ76، دار ابن حزم، بیروت)

سورۃ الاعراف میں بدشگونی کے بارے میں اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ﴿فَاِذَا جَآءَتۡهُمُ الۡحَسَنَةُ قَالُوۡا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنۡ تُصِبۡهُمۡ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوۡا بِمُوۡسٰى وَمَنۡ مَّعَهٗ ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمۡ عِنۡدَ اللّٰهِ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَهُمۡ لَا يَعۡلَمُوۡنَ﴾ ترجمۂ قرآن کنز الایمان: ”تو جب انہیں بھلائی ملتی کہتے یہ ہمارے لیے ہے اور جب برائی پہنچتی، تو موسیٰ اور اس کے ساتھ والوں سے بدشگونی لیتے۔ سن لو ان کے نصیبہ (مُقدّر) کی شامت تو اللہ کے یہاں ہے، لیکن ان میں اکثر کو خبر نہیں۔ (سورۃ الاعراف، آیت نمبر131)

ایک اور مقام پر اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ﴿ مَاۤ اَصَابَ مِنۡ مُّصِيۡبَةٍ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا فِىۡۤ اَنۡفُسِكُمۡ اِلَّا فِىۡ كِتٰبٍ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ نَّبۡرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيۡرٌ﴾ ترجمہ قرآن کنز الایمان: ”نہیں پہنچتی کوئی مصیبت زمین میں اور نہ تمہاری جانوں میں، مگر وہ ایک کتاب میں ہے قبل اس کے کہ ہم اسے پیدا کریں بے شک یہ اللہ کو آسان ہے۔ (سورۃ الحدید، آیت22)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لیس منا من تطیر“ ترجمہ: جس نے بدشگونی لی، وہ ہم میں سے نہیں (یعنی ہمارے طریقے پر نہیں۔) (المعجم الکبیر، جلد18، صفحہ162، بیروت)

سنن ابی داؤد میں ہے: ”اَلۡعِیَافَةُ وَالطِّیَرَةُ وَالطَّرۡقُ مِنَ الۡجِبۡتِ“ ترجمہ: شگون لینے کے لیے پرندہ اُڑانا، بدشگونی لینا اور طَرَق (یعنی کنکر پھینک کر یا ریت میں لکیر کھینچ کر فال نکالنا) شیطانی کاموں میں سے ہے۔ (ابوداؤد، جلد4، صفحہ22، دار الاحیا التراث، بیروت)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: ”آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:”بری فال نکالنا اور اس پر کاربند ہونا مشرکین کا طریقہ اور دستور ہے۔“

(فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ266، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

فتاوی رضویہ میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضاخان رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ ”یہاں عام طور سے تمام شہر متفق ہے کہ درخت پپیتہ جس کو ارنڈ خرپزہ کہتے ہیں مکان مسکونہ میں لگانا منحوس ہے اور منع ہے چونکہ یہاں یہ بکثرت اور نہایت لذیذ ہیں، لہذا التماس ہے کہ اس بارے میں احکام شرعی سے مع حوالہ کتب بالتشریح خبردار کیجئے؟“ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ:”شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں، شرع نے نہ اسے منحوس ٹھہرایا، نہ مبارک۔“

(فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ267، رضافاؤنڈیشن، لاھور)

فتح الباری میں ہے:”قال الحلیمی وإنما کان صلی اللہ علیہ و سلم یعجبہ الفال لأن التشاؤم سوء ظن باللہ تعالی بغیر سبب محقق والتفاؤل حسن ظن بہ والمؤمن مأمور بحسن الظن باللہ تعالی علی کل حال“ ترجمہ: حلیمی نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو نیک شگون اس لیے پسند تھا کیونکہ بدشگونی اللہ تعالی کے ساتھ براگمان رکھنا ہے اور نیک شگون اللہ تعالی کے ساتھ حسنِ ظن رکھنا ہے اور مؤمن کو اللہ تعالی کے ساتھ ہر حال میں حسنِ ظن رکھنے کا حکم ہے۔

(فتح الباری، جلد10، صفحہ215، دارالمعرفہ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی ابوالحسن محمد ھاشم خان عطاری

01شعبان المعظم 1445ھ/12فروری 2024ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے